ششماہی علوم القرآن علی گڑھ کی خصوصی اشاعت

مولانا امین احسن اصلاحی نمبر

ادارۂ علوم القرآن، پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سرسید نگر، علی گڑھ - ۲۰۲۰۰۲
جلد ۱۳-۱۵، جنوری ۱۹۹۸ء - دسمبر ۲۰۰۰ء، صفحات ۶۰۰، قیمت ۱۵۰ روپے

فکرِ فراہیؒ کے ترجمان، مایہ ناز مفسرِ قرآن، فکرِ اسلامی کے نقیب اور برصغیر کی اسلامی تحریک کے خادم مولانا امین احسن اصلاحی کی وفات (۱۵ر دسمبر ۱۹۹۷ء) کے بعد ان کی عظیم خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے ہند و پاک کے مختلف رسائل وجرائد میں مضامین شائع ہوئے اور بعض رسائل نے خصوصی شمارے نکالے۔ ان میں سب سے ضخیم، مولانا مرحوم کی علمی خدمات کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرنے والا اور معیاری وتحقیقی مقالات پر مشتمل زیرِ نظر خصوصی شمارہ ادارۂ علوم القرآن علی گڑھ نے شائع کیا ہے۔

یہ شمارہ تیس مضامین پر مشتمل ہے۔ انھیں تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلے حصے میں دس مقالات ہیں جن میں مولانا مرحوم کی تفسیر "تدبرِ قرآن" کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا گیا ہے۔ مولانا محمد فاروق خاں اور مولانا محمد عمر اسلم اصلاحی نے اس تفسیر کی امتیازی خصوصیات سے بحث کی ہے۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی نے تفسیر جلد اول (تا سورۂ آل عمران) کا مطالعہ پیش کرتے ہوئے "تفسیر کے غیر فراہی عناصر" کی نشان دہی کی ہے اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مولانا کی حیثیت محض فکرِ فراہی کے ترجمان اور شارح کی ہی نہیں ہے بلکہ ان کی طبع زاد تحقیقات کی تعداد بھی کافی ہے جن میں وہ مولانا فراہیؒ سے اختلاف یا ان پر اضافہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی اور ڈاکٹر محمد صلاح الدین عمری نے مفرداتِ قرآن کی لغوی تحقیق اور ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی اور جناب ساجد حمید نے اسالیبِ قرآن کے موضوعات پر مولانا کی قیمتی بحثوں کا تجزیہ کیا ہے اور ان کی قدر و اہمیت واضح کی ہے۔ ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی نے آیتِ صیام (البقرہ - ۱۸۴) میں لفظ "یطیقون" کے سلسلے

میں مولانا کی لغوی تحقیق کو مدلل کیا ہے۔ یہ مقالہ تحقیق وتجزیہ کا اچھا نمونہ ہے حکیم الطاف احمد اعظمی اور مولانا نعیم الدین اصلاحی کے مقالے تنقیدی نوعیت کے ہیں۔ ان میں تدبر قرآن کے امتیازات کے تذکرہ اور اعتراف کے ساتھ ترجمہ وتفسیر کے بعض کمزور پہلوؤں اور مقامات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ یہ مقالات خصوصی شمارہ کے ایک تہائی سے زائد حصے پر محیط ہیں۔ ان سے تفسیر تدبر قرآن کی امتیازی خصوصیات نمایاں ہوتی ہیں پھر بھی بعض پہلو تشنۂ تحقیق رہ گئے ہیں مثلاً مولانا نے تفسیر میں کلام عرب سے استشہاد پر بہت زور دیا ہے مگر اس موضوع پر اس مجموعہ میں کوئی مستقل مقالہ ہے نہ کسی مقالے میں ضمناً بحث کی گئی ہے۔

مجموعہ کا دوسرا حصہ ان مقالات پر مشتمل ہے جن میں مولانا کی تصانیف اور تفسیر کے علاوہ دیگر خدمات کا تعارف کرایا گیا ہے۔ مولانا نسیم ظہیر اصلاحی نے اپنے مقالے میں تمام تصانیف کا تعارف کراتے ہوئے ان کے مشتملات پر روشنی ڈالی ہے اور طباعتی تفصیلات پیش کی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی نے "اسلامی قانون کی تدوین"، مولانا محمد عارف عمری نے "عائلی کمیشن کی رپورٹ" اور جناب عبدالخالق فاروقی نے "تزکیۂ نفس" پر الگ الگ مطالعہ پیش کیا ہے۔ مولانا مرحوم کی ادارت میں مدرسۃ الاصلاح سے "الاصلاح" نامی ایک ماہوار رسالہ چار سال تک (جنوری ۱۹۳۶ء تا نومبر ۱۹۳۹ء) نکلا تھا۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے اس کا مفصل تعارف کرایا ہے اور اس کے مضامین اور مضمون نگاران کا اشاریہ مرتب کر دیا ہے۔ جناب خالد مسعود صاحب نے مولانا کی خدمت حدیث سے بحث کی ہے۔ یہ مقالہ اصلاً مولانا مرحوم کی کتاب "مبادی تدبر حدیث" کا تعارف ہے۔ حدیث سے متعلق مولانا کے خیالات اور تحقیقات کے بہت سے پہلو ہیں جو ان کی تفسیر اور دیگر تصانیف میں زیر بحث آئے ہیں۔ ان کی روشنی میں اس موضوع پر ایک بھرپور مقالہ کی ضرورت اب بھی باقی ہے۔ ڈاکٹر صفدر سلطان اصلاحی نے مولانا کی تحریکی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔ مولانا کی زندگی کا یہ وہ پہلو ہے جو ان کی وفات کے بعد شائع ہونے والے مضامین اور خصوصی شماروں میں عموماً نظرانداز ہوا ہے۔ اس مقالہ میں اس سلسلہ کی مفصل معلومات مستند حوالوں کے ساتھ فراہم کی گئی ہیں اور یہ دکھانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے کہ مولانا کی زندگی کا یہ پہلو بھی خصوصی

اہمیت کا حامل ہے اور یہ کہ اگرچہ بعض اسباب سے مولانا کی تحریک اسلامی سے رسمی وابستگی برقرار نہیں رہ سکی تھی لیکن اپنی زندگی کے آخری لمحے تک وہ فکرِ اسلامی کے فروغ کے لیے کوشاں رہے اور تحریکِ اسلامی کے وابستگان بھی ان سے استفادہ کرتے رہے۔ ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی کا مقالہ مولانا کے اسلوبِ نگارش پر ہے۔ انھوں نے مثالوں کے ذریعے واضح کیا ہے کہ خالص علمی اور خشک موضوعات پر مشتمل ہونے کے باوجود مولانا کی تحریروں میں شگفتگی، سلاست اور ادب کی چاشنی پائی جاتی تھی۔ تبصرہ نگار کا احساس ہے کہ مولانا کی بعض تحریروں میں ظرافت کی لطافت اور طنز کی کاٹ بھی ملتی ہے۔ یہ خوبیاں ان تحریروں میں بہت نمایاں ہیں جو یورپ کی نقالی کرنے والے متجدّدین اور جماعت اسلامی کے مخالفین کی تنقید میں لکھی گئی ہیں۔ اسلوبِ نگارش کے ذیل میں اس پہلو پر بھی روشنی ڈالنے کی ضرورت تھی۔

تیسرے حصے میں کچھ عمومی نوعیت کے مضامین اور متفرق چیزیں ہیں۔ مثلاً مولانا کے ذاتی احوال و کوائف پر مشتمل ان سے لیا گیا ایک یادگار انٹرویو، مولانا کے بارے میں قدیم ترین اصلاحی حضرات حکیم محمد مختار اصلاحی، حکیم فیاض احمد اصلاحی اور مولانا عبدالرحمن ناصر اصلاحی کے مشاہدات و تاثرات اور مولانا کے گھریلو احوال پر مشتمل ان کے بھتیجے پروفیسر اشتیاق احمد سے لیا گیا انٹرویو۔ ڈاکٹر ظفرالاسلام اصلاحی نے ایک مضمون میں مولانا فراہی کے ایک عقیدت مند ڈاکٹر حفیظ اللہ کے احوال اور مولانا امین احسن اصلاحی سے ان کے قریبی تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ ڈاکٹر حفیظ اللہ نے مولانا فراہی کے مسودات کی ترتیب و تدوین اور اشاعت میں غیر معمولی دلچسپی لی تھی اور دائرۂ حمیدیہ کے قیام، رسالہ الاصلاح کے اجرا اور دیگر مواقع پر گراں قدر مالی تعاون کیا تھا۔ اس مضمون میں اس سلسلے کی مفصل اور تحقیقی معلومات زبانی روایات، مکاتیب اور دیگر حوالوں سے فراہم کی گئی ہیں۔ لیکن ان اسباب کی وضاحت پھر بھی نہیں ہو پائی ہے جن کی بنا پر نصف صدی قبل ڈاکٹر حفیظ اللہ کے ذریعے وقف کی گئی پچاس ہزار روپے کی خطیر رقم کا استعمال نہیں ہو پایا تھا۔

آخر میں کتابیاتِ اصلاحی کے عنوان سے مولانا کی مطبوعہ کتب اور ان پر شائع ہونے والی تحریروں کا اشاریہ ہے جسے ڈاکٹر ظفرالاسلام اصلاحی نے مرتب

کیا ہے۔ اندازہ ہے کہ مولانا کا تحریری سرمایہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ مولانا کے مضامین جو ترجمان القرآن، میثاق، تدبر اور دیگر علمی رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں اگر کوشش کر کے ان کا بھی اشاریہ مرتب کر دیا جاتا تو افادیت میں اضافہ ہوتا۔

مولانا کی علمی و فکری زندگی کے بعض پہلو تشنہ رہ گئے ہیں جس کا مدیر کو بھی احساس ہے۔ اس سلسلہ میں کارکنانِ ادارہ کی بھی مجبوریاں ہیں جن کی وجہ سے انھیں معذور سمجھنا چاہیے۔ پھر بھی کم از کم ابتدا میں سنین کی ترتیب سے مولانا کی سوانح حیات اور علمی و دینی خدمات کا مختصر بیان مناسب تھا۔ ایسی بھی کیا بے نیازی کہ چھ سو صفحات پر مشتمل ہونے کے باوجود اس خصوصی شمارے سے مولانا کی تاریخ وفات کا علم نہ ہو سکے۔

یہ خصوصی شمارہ بہت قابلِ قدر، معیاری اور تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے۔ امید ہے مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی فکر اور خدمات پر کام کرنے والوں کے لیے حوالہ کا کام دے گا۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

افکارِ سلیمانی

مرتب : مولانا مجیب اللہ ندوی

معاونین : محمد عارف عمری، محمد الیاس اعظمی

ناشر : ندوۃ التالیف والترجمہ، جامعۃ الرشاد اعظم گڑھ

سنہ اشاعت ۲۰۰۰ء صفحات ۵۰۰، قیمت ۱۲۵ روپے۔

پانچ سال قبل ۱۹۹۶ء میں جامعۃ الرشاد اعظم گڑھ میں "علامہ سید سلیمان ندوی سمینار" منعقد ہوا تھا۔ یہ ان مقالات کا مجموعہ ہے جو اس سمینار میں پڑھے گئے۔ علامہ موصوف ایک ہشت پہلو شخصیت کے حامل تھے۔ اس مجموعہ میں علامہ موصوف کی قرآن فہمی، سیرت اور سوانح نگاری، فقہ اور فتاوی، لسانی و ادبی خدمات، تنقید، شاعری، تاریخ و جغرافیہ، تصوف، معاصرین سے تعلقات اور مکاتیب وغیرہ کے مطالعہ کی سنجیدہ کوشش کی گئی ہے۔ آخر میں "کلیدِ سلیمانی" کے نام سے علامہ ندوی کی تصانیف، مقالات، مضامین اور تحریروں، اسی طرح ان پر لکھی گئی کتابوں، مقالوں، مضامین اور تحریروں کی فہرست دی گئی ہے۔ یہ بڑی قیمتی چیز ہے۔ اسے ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری نے تیار کیا ہے۔ اس سے علامہ کی علمی خدمات اور ان کے کاموں کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ علامہ موصوف پر